بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۸ نبوت ۱۳۴۳ ہش | ۲ رجب ۱۳۸۴ھ | ۸ نومبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۶۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔

ربوہ ۷ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۷ نومبر۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے تحریک جدید کی اہمیت پر خطبہ پڑھتے ہوئے احباب کو بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوانے اور اس طرح سبقت الی الخیرات کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی تحریک فرمائی۔ آپ نے توجہ دلائی کہ ہم اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھا کر ہی اشاعت اسلام کے ضمن میں اس فرض سے سبکدوش ہو سکتے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وساطت سے اللہ تعالیٰ نے ہم پر عائد کیا ہے۔ دنیا بھر میں اشاعت اسلام سے متعلق احباب کو ان کے اہم فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے قرآن مجید کی متعدد آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض رؤیا و کشوف کی نہایت لطیف تفسیر اور تشریح بیان فرمائی اور اس طرح ثابت کیا کہ اس زمانہ میں اسلام کا تمام دنیا میں غالب آنا ایک خدائی تقدیر ہے جو بہرحال پوری ہو کر رہے گی۔ اس الٰہی تقدیر کو روبہ کار لانے میں مالی قربانیوں کے ذریعہ حصہ دار بننا بہت بڑی خوش نصیبی پر دلالت کرتا ہے۔

○ لاہور (بذریعہ ڈاک)۔ محترمہ [illegible] صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم تحریر فرماتی ہیں کہ ان کے فرزند محمد [illegible] درد جو حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اکلوتے نواسے ہیں عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ پہلے ٹائیفائڈ ہوا ٹمپریچر نارمل ہونے کے بعد پھر دوبارہ بھی حرارت کی شکایت ہو گئی۔ اب گزشتہ کئی روز سے بہت تیز بخار رہتا ہے کمزوری بھی بہت بڑھ گئی ہے، جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِس بات پر ہرگز بھروسہ نہ کرو اور مغرور مت ہو کہ ہم نے بیعت کر لی ہے

یاد رکھو اور کبھی نہ بھولو کہ جب تک پورا تقویٰ نہ اختیار کرو گے ہرگز نہ بچو گے

(۱) "میں پھر جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ تم لوگ ان کی مخالفتوں سے غرض نہ رکھو تقویٰ و طہارت میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا اور ان لوگوں سے وہ خود سمجھ لیوے گا وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور خوب یاد رکھو کہ اگر تقویٰ اختیار نہ کرو گے اور اس نیکی سے جسے خدا چاہتا ہے کثیر حصہ نہ لو گے تو اللہ تعالیٰ سب سے اوّل تم کو ہی ہلاک کرے گا کیونکہ تم نے ایک سچائی کو مانا اور پھر عملی طور پر اس سے منکر ہوتے ہو۔ اِس بات پر ہرگز بھروسہ نہ کرو اور مغرور مت ہو کہ بیعت کر لی جب تک پورا تقویٰ اختیار نہ کرو گے ہرگز نہ بچو گے۔ خدا کا کسی سے رشتہ نہیں نہ اس کو کسی کی رعایت منظور ہے جو ہمارے مخالف ہیں وہ بھی اسی کی پیدائش ہیں اور تم بھی اس کی مخلوق ہو صرف اعتقادی بات ہرگز کام نہ آوے گی جب تک تمہارا قول اور فعل ایک نہ ہو ...... خدا چاہتا ہے کہ عملی راستی دکھاؤ تاکہ وہ تمہارے ساتھ ہو۔ رحم، اخلاق، احسان، اعمال حسنہ، ہمدردی اور فروتنی میں اگر کمی رکھو گے تو مجھے معلوم ہے اور بار بار میں بتلا چکا ہوں کہ سب سے اوّل ایسی ہی جماعت ہلاک ہوگی موسیٰ علیہ السلام کے وقت جب ان کی امت نے خدا کے حکموں کی قدر نہ کی تو باوجودیکہ موسیٰ ان میں موجود تھا مگر پھر بھی بجلی سے ہلاک کئے گئے۔ پس اگر تم بھی ویسا کرو گے تو میری موجودگی کچھ کام نہ آوے گی۔" (تقریر ۲۱ اگست ۱۹۰۴ء بمقام لاہور)

(۲) "سچی خوشحالی اور راحت تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ اور تقویٰ پر قائم ہونا گویا زہر کا پیالہ پینا ہے۔ متقی کے لئے خدا تعالیٰ ساری راحتوں کے سامان مہیا کر دیتا ہے مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ پس خوشحالی کا اصول تقویٰ ہے لیکن حصول تقویٰ کے لئے نہیں چاہیئے کہ ہم شرطیں باندھتے پھریں۔ تقویٰ اختیار کرنے سے جو مانگو گے ملیگا۔ خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ تقویٰ اختیار کرو جو چاہو گے وہ دیگا۔" (الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۳ء)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ ۔ نومبر ۶۲ء

اسلام کا پیغامِ امن و سلام

حجۃ الوداع کے موقعہ پر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"اے لوگو تمہارا رب ایک ہے
تم ایک ہی باپ کی نسل ہو
اس لئے تم میں چھوٹے بڑے
کی تقسیم قابلِ قبول نہیں۔ نہ کسی
عربی کو کسی عجمی پر فضیلت ہے
نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر۔ نہ
سفید سیاہ پر فضیلت رکھتا ہے
اور نہ سیاہ سفید پر۔ صرف
تقویٰ اور ذاتی قابلیتیں ہی
وجہ فضیلت ہوں گی۔ اور اسلامی
اقتدار میں رنگ و نسل کو کوئی
امتیاز حاصل نہیں ہوگا۔"

یہ وہ عظیم الشان الفاظ ہیں جو تاریخِ انسانی میں دنیا میں قیامِ امن کے نقطۂ نظر سے پہلی دفعہ کہے گئے۔ ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے زمانہ کے لئے صلح و محبت کا ہی پیغام لے کر آتے رہے ہیں اس لئے سب کی تعلیم کا محور ایک ہی ہے اور مقصد بھی ایک ہی ہے۔ لیکن سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وضاحت اور بغیر کسی تذبذب کے نچے تلے الفاظ میں مساواتِ انسانی کا یہ چارٹر دنیا کو دیا ہے۔ تاریخِ انسانی میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ بیشک مختلف اقوام کے مقننین نے قوانین بنانے میں مساوات کے لئے گنجائش رکھنے کے لئے کوشش کی ہے لیکن جب ہم قدیم اور موجودہ اقوام کے قوانین کا مطالعہ کرتے ہیں تو باوجود بڑے بڑے فلسفیانہ دلائل کے ہم کسی قانون کی بنیاد ان وسیع اصولوں پر نہیں دیکھتے جس طرح پیغمبرِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان کلمات میں پائی جاتی ہے۔

پھر جب ہم قرآنِ کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا خدا صرف ایک قوم کا خدا نہیں ہے بلکہ رب العالمین ہے ان الفاظ کی وسعتوں کا آپ تصور کر سکتے ہیں پھر اسلام کا رسول رحمۃٌ للعالمین ہے اور اسلام کی کتاب ذکرٌ للعالمین ہے۔

پھر ہم قرآنِ کریم میں دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ بار بار فرماتا ہے کہ دنیا کی کوئی قوم نہیں جس میں ہم نے اپنے ڈرانے والے رسول نہیں بھیجے۔ یہ ایک عظیم الشان حقیقت ہے جو در اصل تمام مذاہب کے پیروؤں کو ایک جھنڈے کے نیچے لے آتی ہے۔

اسلام کی ان جاودانی اور ازلی و ابدی سچائیوں کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی رہنمائی میں آج سے پون صدی پہلے از سرِ نو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ چنانچہ تحفہ قیصریہ اور پیغامِ صلح میں جو آپؑ کی سب سے آخری تصنیف ہے آپؑ نے دنیا میں قیامِ امن کے لئے اسلام کے یہی اصول پیش کئے ہیں۔ ذیل میں ہم ان اصولوں کا بیان نمونہ کے طور پر آپکی عظیم الشان تصنیف حقیقت الوحی سے یہاں نقل کرتے ہیں۔ آپؑ آریوں کے ادّعا پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پس اس معیار کی رو سے آج روئے زمین پر زندہ مذہب صرف اسلام ہے مگر باوجود اسکے ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہندوؤں کے پیشوا اور اوتار کاذب اور مکّار تھے اور نہ (نعوذ باللہ) ہم ان کو گالیاں دیتے ہیں بلکہ خدا تعالےٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ کوئی آبادی اور ملک نہیں جس میں اسنے کوئی نبی نہ بھیجا ہو جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ یعنی کوئی ایسی امت نہیں جس میں خدا کا کوئی نبی نہ آیا ہو۔ مگر ہم اس عقیدہ کو سمجھ نہیں سکتے کہ باوجود خدا کے وسیع بلاد اور اقالیم کے جو سب اسکی ہدایت کے محتاج ہیں اور سب اسکے بندے ہیں پھر بھی خدا تعالےٰ کا قدیم سے آریہ ورت سے ہی تعلق رہا اور دوسری قومیں اسکی براہ راست ہدایت سے محروم رہی ہیں۔ خدا کا موجودہ قانون بھی ہم اس کے برخلاف پاتے ہیں وہ ۔۔۔ دوسرے ممالک میں اب بھی اپنی وحی اور الہام سے اپنے وجود کا پتہ دیتا ہے اپنے بندوں کی نسبت خدا کی طرف سے یہ پیکش پات اور طرفداری اسکی ذات کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی۔ جو شخص اس کی طرف دل اور جان سے رجوع کرے وہ بھی اس کی طرف رجوع برحمت کرتا ہے خواہ ہندی ہو خواہ عربی وہ کسی کو ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ اسکی رحمت عام ہے کسی خاص ملک سے محدود نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ جسمانی طور پر بھی خدا تعالےٰ کی نعمتیں ہر ایک جگہ پائی جاتی ہیں ہر ایک ملک میں پانی موجود ہے جیسا کہ آریہ ورت میں موجود ہے۔ ہر ایک ملک میں اناج موجود ہے جیسا کہ آریہ ورت میں موجود ہے۔ ہر ایک ملک میں وہ نعمتیں موجود ہیں جیسا کہ آریہ ورت میں موجود ہیں تو پھر جبکہ خدا نے جسمانی طور پر اپنے فیضان میں کسی قوم اور ملک سے فرق نہیں کیا تو کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ روحانی طور پر اسنے فرق کیا ہے اسکے سب بندے ہیں کیا کالے اور کیا گورے اور کیا ہندی اور کیا عربی۔ پس یہ غیر محدود صفات والا خدا کسی تنگ دائرہ میں محدود نہیں ہو سکتا اور اسکو محدود کرنا تنگ ظرفی اور نادانی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹۰-۲۹۱)

استدلالی طرزِ بیان

ایک دینی ہفت روزہ کے مدیر محترم فرماتے ہیں:۔

"اخباروں میں برسرِ اقتدار حضرات کی تقریریں بھی آ رہی ہیں اور مولانا مودودی کی تقریریں بھی شائع ہو رہی ہیں۔ دیکھنے والے حیرت کے ساتھ دیکھ رہے ہیں کہ جہاں اول الذکر حضرات ذاتیات پر اتر آتے ہیں اور الزام تراشی سے کام لے کر گرمیٔ محفل کا سامان کرتے ہیں وہاں مودودی صاحب خالص استدلالی طرزِ بیان اختیار کرتے ہیں۔"

(المنبر ۱۳ اکتوبر ۶۲ء صفحہ ۳)

اسی پرچے سے مودودی صاحب کی ایک تقریر میں سے

"مجھ پر اور محترمہ فاطمہ جناح پر یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ ہم نے ہمیشہ برسرِ اقتدار طبقے یا وزیروں کی مخالفت کی ہے لیکن میں صدر سے پوچھتا ہوں کہ آیا وہ خود سابق حکمرانوں اور سیاستدانوں کی مذمت نہیں کرتے رہتے؟ جب وہ خود بھی ان سابق سیاستدانوں کی مخالفت کرتے ہیں تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اس حد تک وہ اور ہم متفق الخیال ہیں اس لئے یہ تو کوئی جرم نہ ہوا کہ ہم سابق حکمرانوں پر تنقید کیوں کرتے رہے؟"

(ایضاً صفحہ ۱)

یہ ایسا ہی استدلال ہے جیسا کہ کہتے ہیں "بات سے بات نکل ہی آتی ہے!" کہا یہ گیا تھا کہ جن کو آپ کل بُرا کہتے تھے آج ان کے ساتھ گھی شکر ہیں یہ کیا؟ اس کا با استدلال جواب یہ دیا گیا ہے کہ آپ بھی تو ان کو بُرا کہتے ہیں۔ سبحان اللہ۔

ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجاست

عورت کی سربراہی کے متعلق مودودی صاحب اسی تقریر میں فرماتے ہیں:۔

"اسلام میں عورت امیر نہیں ہو سکتی، اور اس ضمن میں میری تحریروں کے بہت زیادہ حوالے دئے جا رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات میرے مشوروں کو بہت زیادہ مانتے ہیں، غالباً کشمیر میں بھی اس لئے انہیں لڑنے کی جرأت نہ ہوئی کیونکہ میں نے اسکے خلاف فتویٰ دیدیا تھا۔ آپ نے کہا کہ صدارتی امیدوار کے سلسلے میں جماعت نے بڑے نپے تلے الفاظ میں اپنی پوزیشن کی وضاحت کر دی تھی۔ عام حالات میں اصول کے مطابق صدر مرد ہی ہونا چاہیئے لیکن اصل چیز جمہوریت کی بحالی ہے۔ اگر ایک طرف کسی امیدوار میں اسکے سوا کوئی اور خامی نہ ہو کہ وہ عورت ہے اور دوسری طرف مرد امیدوار میں اسکے سوا کوئی خوبی نہ ہو کہ وہ مرد ہے تو اس صورت میں اسکے سوا کوئی راستہ باقی نہیں رہ جاتا کہ خاتون امیدوار کی حمایت کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم محترمہ فاطمہ جناح کا ساتھ دے رہے ہیں۔" (ایضاً)

اعتراض یہ تھا کہ آپ نے پہلے تو کچھ فتویٰ دیا تھا اور اب اسکے بالکل متضاد فرما رہے ہیں۔ آپکی طرف سے یہ اس کا کتنا مدلل جواب ہے؟ اور پھر یہ تاریخی استدلال کتنا جچا تلا ہے کہ

"اگر ایک طرف کسی امیدوار میں اسکے سوا کوئی اور خامی نہ ہو کہ وہ عورت ہے اور دوسری طرف مرد امیدوار میں اسکے سوا کوئی خوبی نہ ہو کہ وہ مرد ہے تو اس صورت میں اسکے سوا کوئی راستہ باقی نہیں رہ جاتا کہ خاتون امیدوار کی حمایت کی جائے۔" (ایضاً)

ع چاہیئے لکھ رکھیں فلک پہ ملک

یہی وہ فوق المبالغہ طرزِ بیان ہے جو مودودی صاحب کی قلابازیوں کی ذمہ دار ہے۔ آپ وقتی جذبات کے ماتحت اس قدر بے خود ہو جاتے ہیں کہ شاعری کی آخری منزل پر جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور چونکہ اس منزل سے زمین تو دور ہو جاتی ہے مگر آسمان کچھ ایسا نزدیک نہیں ہو پاتا اسلئے آپ ایسی بات کہہ لیتے ہیں جو نہ زمین کی ہوتی ہے اور نہ آسمان کی۔ ایسی بات میں استدلالی مواد بس اتنا ہی ہوتا ہے جتنی خلا میں ہوا ہوتی ہے۔ چونکہ ہوا جہاں ہوتی ہے وہاں بھی نظر نہیں آ سکتی اس لئے جہاں نہیں ہوتی وہاں تو کیا نظر آئیگی اس طرح استدلال کی پردہ پوشی ہو جاتی ہے۔ اور اس پردہ پر مدیر المنبر ایسے حاشیہ بردار استدلال کی مہر لگا کر منڈی میں برائے فروخت رکھ دیتے ہیں اور اوپر تالیوں اور قہقہوں کی چھاؤں کا سائبان تن دیتے ہیں کہ آسمان کے فرشتے نہ دیکھ سکیں۔

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

اکنافِ عالم میں احمدیت کا نفوذ

مکرم مولوی نورالدین صاحب منیر ایم۔ اے نائب وکیل التبشیر ربوہ

"جماعت احمدیہ کی قربانی اور جدوجہد کو دیکھتے ہوئے ہم مستقبل قریب کے متعلق یہ پیشگوئی کر سکتے ہیں کہ اس کا نہایت شاندار نتیجہ ظاہر ہوگا ..... اس جماعت نے ۱۹۶۲ء تک افریقہ اور براعظم امریکہ اور براعظم یورپ کے مختلف شہروں اور مختلف مقامات پر قریباً چار سو سے زائد چھوٹی اور بڑی مساجد تعمیر کی ہیں کیا ہم اس عظیم قربانی کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔" (اسلامک ریویو ایسوسی ایشن فارموسا)

(۱)

فارموسا (چین) میں مسلمانوں کی ایک تنظیم اسلامک ریویو ایسوسی ایشن کے نام سے قائم ہے یہ ادارہ چینی زبان میں اسلامی لٹریچر شائع کرتا ہے۔ اور اس کے پریذیڈنٹ محترم حاجی یوسف ماپن شو (Haji Yousaf Ma Pin Sho) ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا انہوں نے وکالت تبشیر ربوہ سے اسلام کے متعلق لٹریچر طلب کیا تھا تاکہ Taipei میں منعقد ہونے والی ثقافتی نمائش میں رکھا جائے۔ چنانچہ انہیں قرآن شریف کے تراجم اور سلسلہ کا دیگر لٹریچر نیز مساجد کی تصاویر جو تحریک جدید نے بیرونی ممالک خصوصاً یورپ اور امریکہ میں بنائی ہیں بھجوائی گئیں۔ پریذیڈنٹ صاحب موصوف نے اپنے خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ وہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا چینی زبان میں ترجمہ بھی شائع کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ یہ ترجمہ ان کی ایسوسی ایشن نے شائع کر دیا ہے۔ اور اس کی ایک کاپی تبشیر میں بھی موصول ہوئی ہے۔ چینی زبان میں اسلامی اصول کی فلاسفی کا دراصل یہ تیسرا ایڈیشن ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۶ء میں ہانگ کانگ میں شائع ہوا تھا۔ اور دوسرا رنگون میں تیسرا ایڈیشن کتابی صورت میں شائع کرنے سے پہلے مذکورہ ایسوسی ایشن نے اپنے ماہوار رسالے اسلامک ریویو میں بالاقساط بھی اسے شائع کیا تھا۔

کتابی شکل میں شائع شدہ ایڈیشن کے دیباچہ میں نہ صرف اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ اسلامی اصول کی فلاسفی فارموسا (چین) میں بہت مقبول ہے بلکہ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو جرأت کے ساتھ سراہا گیا ہے اور یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ جماعت احمدیہ کی جدوجہد اور قربانیوں کے ذریعہ اسلام آخر غالب آئے گا (انشاء اللہ) دیباچہ کے ایک حصہ کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

"یہ کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا چینی ترجمہ ہے جو رسالہ اسلامک ریویو میں بالاقساط شائع ہوتا رہا ہے اسے کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا شائع کرنا نہ صرف اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ تبلیغ اشاعت اسلام یہ ہماری جماعت کا فرض ہے بلکہ اس لئے بھی کہ جب یہ کتاب بالاقساط ہمارے رسالہ میں شائع ہوتی تھی تو لوگوں میں بہت مقبول ہوئی تھی۔ اور اس کی بہت تعریف ہوتی تھی۔

اس کتاب کے مصنف بانیٔ سلسلہ احمدیہ (حضرت) مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) تھے۔ ان کا یہ مضمون دسمبر ۱۸۹۶ء میں پاکستان کے شہر لاہور میں مذاہب عالم کانفرنس میں پڑھا گیا تھا۔ مصنف نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے گا وہ محسوس کرے گا کہ اس نے قرآن کریم کے معانی اور تفسیر کی اجمالی تعلیم حاصل کر لی ہے۔ یہ بات بالکل صحیح ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب میں قرآن کی ۲۰۰ سے زائد آیات کی تفسیر ہے۔

اس فرقہ یعنی جماعت احمدیہ اور دیگر فرقہ ہائے اسلام میں ایک مابہ الامتیاز اور سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ یقین کرتے ہیں۔ جبکہ باقی فرقے ان کو زندہ تصور کرتے ہیں۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ وہ لوگ جو جماعت احمدیہ پر الزامات لگاتے ہیں۔ اور اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ سب کے سب اس مسئلہ میں ان کے ساتھ علمی لحاظ سے مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں آنے کی جرأت نہیں رکھتے۔

اس کے علاوہ اس جماعت نے ایک نہایت ہی قلیل عرصہ میں اسلام کے حقائق اور ارشادات کو یورپ اور امریکہ کے مختلف ممالک میں پھیلا دیا ہے۔ اور خاص طور پر براعظم یورپ میں جو گویا عیسائیت کا ایک زبردست اور نہایت ہی عظیم مرکز ہے۔ اس کے بڑے بڑے شہروں میں کثیر تعداد میں مساجد قائم کر دی ہیں اور قیام مساجد کا یہ سلسلہ اس سرعت کے ساتھ جاری ہے جیسے موسم بہار میں بارش کے بعد بانس کے درخت اگتے ہیں۔ لوگ روز بروز اسلام کے اندر داخل ہو رہے ہیں۔

"صرف اس بات کو مدنظر رکھ کر ہی ہم مستقبل قریب کے متعلق یہ پیشگوئی کر سکتے ہیں کہ اس فرقہ کی قربانی کی وجہ سے جو یہ اسلام کی خاطر دے رہے ہیں نہایت ہی شاندار نتیجہ ظاہر ہوگا۔ یہاں ہم اس جماعت کے مخالفین سے یہ پوچھتے ہیں کہ کیا وہ ان امور میں اس جماعت کا مقابلہ کر سکتے ہیں؟ اس فرقہ احمدیہ نے ۱۹۶۲ء تک افریقہ اور براعظم امریکہ اور براعظم یورپ کے مختلف شہروں اور مختلف مقامات پر تقریباً چار سو سے زائد چھوٹی اور بڑی مساجد قائم کر لی ہیں۔ کیا ہم اس قسم کی عظیم قربانی کو نظر انداز کر سکتے ہیں؟"

(۲)

Lima Peru جنوبی امریکہ میں اسلامک ایسوسی ایشن کے صدر جناب پروفیسر روفیل نے فرمائش کی تھی کہ انہیں قرآن کریم کے تراجم اور سلسلہ کا دیگر لٹریچر بھجوایا جائے جسے وہ ثقافتی نمائش میں رکھیں گے۔ انہیں مطلوبہ لٹریچر بھجوایا گیا تھا۔ اپنے خط میں شکریہ ادا کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:۔

"میں بے حد خوشی سے آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ سپینش امریکن تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ اس ادارہ کے تحت احمدیہ لٹریچر کی نمائش کی جا رہی ہے Lima میں احمدیت کو قبولیت حاصل ہو رہی ہے اور امید ہے کہ جلد ہی لوگ احمدیت کو قبول کریں گے۔ میں مرکز سے امید رکھتا ہوں کہ احمدی تحریک کی اشاعت میں ہماری پوری مدد کی جائے گی"۔

انہیں مزید لٹریچر بھجوا دیا گیا ہے۔

"مغربی افریقہ میں اسلامی تعلیم اور ثقافت کو عظیم خطرہ درپیش تھا۔ اگر احمدیہ تحریک آڑے نہ آتی تو اس خطے میں اسلام مٹ گیا ہوتا۔ احمدیہ مشن نے بے نظیر قربانیوں اور ان تھک کوششوں سے اسلام کو پھر زندہ کر دکھایا ہے"۔
(مغربی نائیجیریا کا ایک مسلمان)

(۳)

مغربی نائیجیریا میں مسلمانوں کی ایک تنظیم "انصار الدین" کے نام سے قائم ہے۔ اس ادارے نے مسلمان بچوں کے لئے جگہ جگہ سکول کھولے ہیں۔ ان کا ایک سیکنڈری سکول مغربی نائیجیریا میں ایک مقام EREKO EPE میں بھی ہے۔ اس سکول کے مینیجر صاحب نے سکول کی لائبریری کے لئے قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ اور تفسیر کی کاپیاں منگوائی تھیں جو انہیں بھجوائی گئیں۔ مینیجر صاحب نے اپنے خط میں شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا ہے:

"مغربی افریقہ میں اسلامی تعلیم اور ثقافت کو عظیم خطرہ درپیش تھا۔ اگر احمدیہ تحریک آڑے نہ آتی تو اس خطے میں اسلام مٹ گیا ہوتا۔ احمدیہ مشن نے بے نظیر قربانیوں اور ان تھک کوششوں سے اسلام کو پھر زندہ کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ احمدیہ مشن کے ساتھ ہو۔ میں ممنون ہوں گا اگر آپ تفسیر انگریزی کی پہلی جلد بھی بھجوا دیں"۔

قرآن مجید کی تفسیر انگریزی کی پہلی جلد نایاب تھی۔ اب پریس میں طبع ہو رہی ہے۔ طبع ہونے پر بھجوا دی جائے گی۔

(۴)

محترم شیخ انصری بمیدی صاحب کی

وفات پر الفضل میں کئی ایک قابلِ قدر مضامین شائع ہوئے ہیں مجھے بھی ایک واقعہ کا اظہار کرنا ہے جو ان کی سیرت کے ایک پہلو پر روشنی ڈالتا ہے۔ ایک مدت تک شیخ صاحب نے مشرقی افریقہ میں مبلغ کی حیثیت میں کام کیا۔ ٹانگانیکا آزاد ہوا تو آپ کو سیاسی لحاظ سے اپنے ملک اور قوم کی خدمت کا موقع ملا اور اللہ تعالیٰ نے ایسا نوازا کہ آپ ترقی کرتے کرتے حکومتِ ٹانگانیکا میں وزیر کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔

وزیر کی حیثیت میں بھی آپ کو اسلام و احمدیت کی اشاعت کا خاص شوق تھا۔ اور یہ جذبہ آپ کے دل میں اس طرح رچا ہوا تھا کہ مرض الموت میں بھی قرآن شریف کی اشاعت کا ہی خیال رہا۔ آخری بیماری میں وہ مغربی جرمنی میں زیرِ علاج تھے ستمبر میں جب آپ کی طبیعت کسی قدر سنبھلی تو جو خط آپ نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید کی خدمت میں لکھا اس میں اسی خواہش کا اظہار کیا کہ انہیں قرآنِ کریم کے انگریزی ترجمہ کی کاپیاں بھجوا دی جائیں تا وہ اپنے دوستوں میں تقسیم کر سکیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کا مکمل سیٹ بھی بھجوائیں۔ یہ خط آپ نے ۲۶ ستمبر کو لکھا۔ ۱۹ اکتوبر کو آپ فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ اسلام اور احمدیت کے ایک بہادر سپاہی تھے۔ خدا تعالیٰ جنت الفردوس میں آپ کے درجات بلند فرمائے اور ٹانگانیکا کی سرزمین میں احمدیت اور اسلام کی اشاعت کے لئے سینکڑوں شیخ امری عبیدی پیدا فرمائے۔

امین

خدا سے چاہیئے ہے لَو لگانی
کہ سب فانی ہیں پر وہ غیر فانی
وہی ہے راحت و آرام دل کا
اسی سے روح کو ہے شادمانی
وہی ہے چارۂ آلام ظاہر
وہی تسکینِ دردِ نہانی
سپر بنتا ہے وہ ہر ناتواں کی
وہی کرتا ہے اس کی پاسبانی
(کلامِ محمود)

بدظنّی عیب جوئی غیبت اور بدگوئی کی ممانعت

(مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی الکاشمیریؔ مربّی سلسلہ مقیم ایبٹ آباد)

اللہ تعالیٰ بدظنی۔ عیب جوئی۔ غیبت اور بدگوئی کی ممانعت کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

یاایّھا الّذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرًا مّن الظّن انّ بعض الظن اثمٌ ولا تجسّسوا ولا یغتب بعضکم بعضًا۔ ایحب احدکم ان یّأکل لحم اخیہ میتًا فکرھتموہ۔ واتّقوا اللہ ان اللہ توّابٌ رّحیمٌ۔

(حجرات)

ترجمہ:- اے ایمان والو! بدگمانی سے بہت بچو۔ یقین جانو! بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور دوسروں کی عیب جوئی نہ کرو۔ اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ ضرور تم اسے ناپسند کرو گے اور تقویٰ (خداترسی) اختیار کرو۔ (اس صورت میں) یقین جانو! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف رجوع برحمت ہونے والا اور مہربان ہے۔

یہ آیت سورۂ حجرات کی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے جماعتی ترقی اور مومنین کی آپس میں محبت و اخوت اور ان کی یکجہتی کے امور بیان کئے ہیں اور بتایا ہے کہ کس طرح مذہبی جماعتیں باہمی محبت میل ملاپ اور اتحاد قائم رکھ سکتی ہیں اور ترقی کر سکتی ہیں۔

ان امور میں سے ایک امر یہ ہے کہ مومن ایک دوسرے پر بدگمانی نہ کیا کریں۔ دوسرا امر یہ ہے کہ دوسرے بھائیوں کے عیب تلاش نہ کئے جائیں۔ تیسرا امر یہ ہے کہ ایک دوسرے کی غیبت نہ کی جائے اور چوتھی بات یہ بیان فرمائی ہے کہ تقویٰ اختیار کیا جائے۔

یہ امور بظاہر معمولی نظر آتے ہیں مگر جماعتی محبت و اتحاد کے سلسلے میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک نہایت اہم ہیں کیونکہ خدا کا جو بھی مامور دنیا میں آیا ہے اس نے توحید و رسالت کی بنیادوں پر مومنین کی جماعت قائم کی اور اس میں محبت و اتحاد قائم رکھنے کے لئے ان امور کی مذمت کی اور کوشش کی کہ ایسی جماعت دنیا میں قائم ہو جائے جو تمام دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو ان میں وہ محبت ہو جو دوسروں میں نہ ہو۔ ان میں وہ اتحاد ہو جو دوسروں میں نہ ہو۔ ان کی مجالس اخلاقِ رذیلہ سے پاک ہوں۔ غرضیکہ یہ مومنین کی جماعت نہایت صاف و پاک اور مطہر زندگی بسر کرنے والی ہو اور دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔

بدظنّی

جماعتی محبت اور اتحاد کو نقصان پہنچانے والی سب سے پہلی چیز بدظنّی ہے۔ جب ایک بھائی اپنے دوسرے بھائی پر کسی قسم کی بدظنّی کرے گا تو وہ دوسرا بھائی بھی اس پر بدظن ہو گا جس پر اسنے بدظنّی کی جب دونوں میں ایک دوسرے کے خلاف بدظنی پیدا ہو جائے تو ان میں محبت و اتحاد کیسے قائم رہے گا؟ ان میں آپس میں نفرت بڑھے گی۔ اور وہ ایک دوسرے سے دور ہونے لگیں گے نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ محبت قائم نہ رہے گی جو خدا کا مامور مومنین کی جماعت میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سختی سے بدظنی سے بچنے کی تاکید فرمائی اور فرمایا ایّاکم وسوء الظنّ فانّ الظن اکذب الحدیث یعنی بدظنی سے بچا کرو کیونکہ بدظنی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ اور پھر فرمایا ظنّ المؤمنین خیرًا کہ مومنوں کے گمان ہمیشہ نیک ہوتے ہیں۔ یعنی اگر وہ کوئی بات کسی میں دیکھتے ہیں جو بظاہر عیب کی ہو یا ظاہر رنگ میں بُری نظر آتی ہو تو وہ پھر بھی اس پر بدگمانی نہیں کرتے بلکہ سمجھتے ہیں کہ شاید ہماری نظر غلطی کھا گئی ہو یا ہم نے غلط سمجھا ہو۔ اگر انسان خواہ مخواہ دوسروں کے افعال پر بدگمانی کرنے لگے تو کس بات پر بدگمانی نہیں کی جا سکتی۔ پھر تو اچھی باتوں اور اچھے افعال پر بھی بدگمانی ہو سکتی ہے۔ اگر انسان عیب کی نظر رکھے یعنی سب کو عیب گیری کی نظر سے یا بدگمانی کی نظر سے دیکھنے لگے تو اچھی باتیں بھی عیب نظر آنے لگیں گی جس سے جماعت میں بُری فضا پیدا ہو گی۔ جماعتی اتحاد و محبت کو نقصان پہنچے گا۔ اب اندازہ کیجئے کہ بدظنی کتنی خطرناک چیز ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ بدگمانی سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ پس ایسے گمان جن سے افرادِ جماعت کے متعلق بددلی پیدا ہو یا بددلی پیدا ہونے کا امکان ہو ضرور گناہ ہوں گے اور انسان ان گمانوں سے گنہگار ہو گا۔

ایک واقعہ

تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک بزرگ تھے جنہوں نے اپنے آپ سے عہد کیا کہ مَیں اب بدظنی نہیں کروں گا۔ یعنی کسی کے متعلق کوئی بُرا خیال دل میں نہیں لاؤں گا۔ مگر اسکے باوجود ابھی تک ان میں بدظنی کی کچھ نہ کچھ آمیزش تھی۔ کیونکہ انسانی عادات رفتہ رفتہ جاتی ہیں اور خدا کا فضل شاملِ حال نہ ہو تو کچھ نہیں ہوتا۔

ایک دفعہ انہوں نے کشف میں دیکھا کہ وہ ایک میدان میں جا رہے ہیں اور آگے ایک دریا ہے اور دریا کے کنارے پر ایک مرد اور اس مرد کے ساتھ ایک عورت بیٹھی دونوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس اسے ایک شیشہ کی بوتل بھی نظر آئی جس میں پینے کے لئے کچھ تھا۔ انہوں نے جب دور سے یہ نظارہ دیکھا تو دل ہی دل میں گمان کیا کہ اس مرد کے ساتھ ایک غیر محرم عورت بیٹھی ہوئی ہے اور اس بوتل میں شراب رکھی ہوئی ہے اور دونوں عیش و عشرت میں مبتلا ہیں۔ جب وہ چلتے چلتے ان کے بالکل قریب آئے تو اس مرد نے جو عورت کے ساتھ کنارے پر بیٹھا تھا آواز دی کہ اے بدگمان شخص! تو نے ہمارے متعلق بدگمانی کی اور سمجھا کہ ہم ناجائز طور پر یہاں عشرت میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ تو نے بدگمانی سے توبہ کی تھی۔ دیکھ! یہ عورت میری والدہ ہے۔ اس بوتل میں پانی رکھا ہوا ہے جو مَیں اسی دریا سے بھر بھر کر خود بھی پیتا ہوں اور اپنی والدہ کو بھی پلاتا ہوں کیونکہ سفر میں ہمارے پاس کافی برتن نہیں ہیں۔ وہ شخص بڑا شرمندہ ہوا اور حیرانی سے پوچھا کہ آپ نے بالکل درست فرمایا کہ مَیں نے بدگمانی کی حالانکہ مَیں نے اس سے توبہ کی تھی مگر یہ تو بتایئے کہ آپ کو کس طرح پتہ لگا کہ مَیں نے بدگمانی کی اور مَیں نے اس سے توبہ کی تھی۔ کیونکہ یہ تو مَیں نے اپنے آپ ہی سے عہد کیا تھا اور کسی کو علم نہیں سوائے خدا کے۔ اس مرد نے کہا اے بندۂ خدا! خدا کو تو ضرور آپ کے عہد کا علم ہے اور مَیں اسی خدا نے تمہاری نصیحت کے لئے بھیجا ہے جا! آئندہ کسی پر بدگمانی نہ کرنا!

وہ بندۂ خدا جب کشف سے بیدار ہوا تو ندامت سے سر سجدہ میں رکھ کر رویا کہ مَیں نے بدظنی سے توبہ کی تھی مگر ابھی تک مَیں اس میں مبتلا ہوں۔

جس طرح اس بندۂ خدا نے بدظنی سے توبہ کی اور عہد کیا تھا کہ مَیں اب کسی دوسرے پر بدظنی نہیں کروں گا۔ اسی طرح اگر ہم میں سے ہر شخص یہ عہد کرے کہ مَیں بھی کسی پر آئندہ بدظنی نہیں کروں گا تو آپ دیکھیں گے کہ کس طرح جماعتی محبت و اتحاد قائم ہوتا ہے اور اختلافات دور ہو سکتے ہیں۔

اختلافات پیدا کون کرتا ہے؟ خود ہم پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ ہم میں خامیاں اور کمزوریاں ہوتی ہیں تب جماعتی اختلافات پیدا ہوتے ہیں اور محبت و اتحاد کو نقصان پہنچتا ہے۔ ایک شخص خود ہی ایک بھائی کے متعلق ایک رائے قائم کرتا ہے ایک گمان باندھتا ہے جو صحیح نہیں ہوتا۔ پھر اپنے گمان کو دوسرے بھائیوں میں پھیلاتا ہے۔ بتائیے اس کتنا گند پیدا ہوگا۔ اول تو خود وہ شخص بدگمانی سے گنہگار ہوا پھر دوسروں میں پھیلانے سے جماعت میں بدگمانی پیدا کی اور دوسروں کو بھی گنہگار کیا اور نتیجہ فوری طور پر کیا ہوگا؟ کہ جماعتی محبت و اتحاد کو نقصان پہنچے گا۔

زبان کی حفاظت

اس بدگمانی سے بدگوئی کی مرض پھوٹتی ہے۔ جب انسان کسی پر بدگمان ہوتا ہے تو پھر زبان سے اُسے دوسروں میں پھیلاتا ہے اور اس طرح جماعتوں میں بدگمانی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان کی حفاظت کی تاکید کی ہے اور فرمایا ہے کہ زبان کی حفاظت کرو۔ ابو موسیٰ اشعریؓ سے بخاری میں روایت ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! کون مسلمان سب سے افضل ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

من سلم المسلمون
من لسانہ ویدہ
(بخاری)۔

یعنی جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔
یہ حدیث یوں بھی ہے کہ

المسلم من سلم المسلمون
من لسانہ ویدہ۔

(مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

بہت سی برائیاں زبان کے ذریعہ پھیلتی ہیں۔ پس زبان کی حفاظت ہونی چاہیئے۔ ایک اور حدیث میں سہیل بن سعدؓ سے بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من ضمن لی ما بین اللحیین
وما بین الذفنین ضمنت
لہ الجنۃ (بخاری)

یعنی جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ اپنی شرمگاہوں کی اور زبان کی حفاظت کرے گا میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

اس حدیث سے اندازہ لگائیے کہ زبان کی حفاظت گویا جنت میں داخل ہونے کی ضمانت ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو زبان کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک زبان کی حفاظت کرے اور کسی کے متعلق کوئی بُرا کلمہ زبان پر نہ لائے تو بتائیے کہ پھر کس طرح ناراضگیاں اور رنجشیں اور اختلاف اور جھگڑے پیدا ہو سکتے ہیں بہت سے جھگڑے اور فساد کی بنیاد زبان سے پڑتی ہے۔ زبان سے جب کسی کو تکلیف دیجائے تو جھگڑا پیدا ہوگا۔ اور جھگڑا پیدا ہوگا تو لڑائی اور مقدمہ بازی تک نوبت پہنچتی ہے عدالتوں میں ہتک عزت اور توہین کے مقدمات دائر ہوتے ہیں کیوں؟ انہی زبانی کارروائیوں کی وجہ سے۔ اور پھر انسان کا قیمتی وقت اور انسان کی دولت ان مقدمات میں بے جا طور پر صرف ہوتے ہیں۔

سفیان بن عبد اللہؓ سے ترمذی میں روایت ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی بات بتائیے کہ جسے میں مضبوط پکڑے رکھوں۔ آپ نے فرمایا کہ کہو میرا رب اللہ ہے اور پھر اس پر مضبوط ہو جا! میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کو میرے متعلق سب سے زیادہ کس بات کا خوف ہے۔ آپ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا، اس کا۔ ایک اور حدیث ترمذی میں ہے جو عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! نجات کس بات میں ہے؟ فرمایا اپنی زبان کو روک رکھ اور اپنے گناہوں پر گھر میں پوشیدہ ہو کر رو۔

ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ سے پوچھا گیا کہ اکثر وہ چیزیں کونسی ہیں جن سے انسان جنت میں داخل ہوں۔ فرمایا۔ اللہ کا ڈر اور خوش خلقی۔ پھر آپ سے پوچھا گیا کہ اکثر وہ چیزیں کونسی ہیں جو دوزخ میں لے جاتی ہیں فرمایا زبان اور فرج۔ (ترمذی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک دفعہ اپنے حواریوں کو ایک تمثیل میں کہا "جو کچھ منہ میں جاتا ہے وہ پیٹ میں پڑتا ہے اور مزبلہ (گندگی کا ڈھیر) میں پھینکا جاتا ہے مگر جو باتیں مُنہ سے نکلتی ہیں وہ دل سے نکلتی ہیں اور وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔ کیونکہ بُرے خیالی۔ خونریزیاں۔ زناکاریاں۔ حرام کاریاں۔ چوریاں۔ جھوٹی گواہیاں بدگوئیاں دل ہی سے نکلتی ہیں۔ یہی باتیں ہیں جو آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔ مگر بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا آدمی کو ناپاک نہیں کرتا۔"

(متی باب ۱۵ آیت ۱۷ تا ۲۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبادات کا دارومدار اس بات پر ہے کہ انسان زبان کی کارروائیوں سے کسی کو دکھ نہ دے چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے اُن امور کی خبر دیں جو جنت میں لے جانے والے ہوں تو آپ نے فرمایا خدا کو ایک مانو۔ نماز پانچ وقت کی پڑھ لیا کرو۔ اگر طاقت ہو تو زکوٰۃ ادا کرو اور حج کعبہ کرو۔ پھر فرمایا اے معاذ! کیا میں تجھے وہ امر بتاؤں جس پر سب نیکیوں کا دارومدار ہے؟ معاذ نے کہا ہاں! فرمایا اپنی زبان کو روک رکھ۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! زبان کی باتوں پر بھی مواخذہ ہوگا؟ فرمایا۔ لوگوں کو دوزخ میں اوندھے مُنہ گرانے والی یہی زبان کی کارروائیاں ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنی زبان کی حفاظت کرے۔

عیب جوئی

پھر فرمایا ولا تجسسوا یعنی لوگوں کی باتوں کا تجسس نہ کرو۔ اسکے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ لوگوں کے عیب کی باتوں کی ٹوہ میں نہ لگ جاؤ۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کی عیب جوئی کرتے رہتے ہیں۔ یہاں سے وہاں اور وہاں سے یہاں۔ جہاں بھی بیٹھتے ہیں دوسرے بھائیوں کی عیب جوئی کرتے اور ان پر نکتہ چینیاں کرتے رہتے ہیں۔ اس سے منع فرمایا ہے۔ کہ ایسا نہ کیا کرو۔ اگر انسان سارا دن عیب جوئی کرے تو کیا اُسے کچھ ثواب ہوگا؟ ثواب کیا ہوگا؟ بلکہ عذاب ہوگا۔ حضرت صفیہؓ کا واقعہ ہے کہ ایک دن ایک عورت نے ان کے پاس آکر کسی عورت کی بدگوئی شروع کی تو صفیہؓ نے کہا یہ ذکر جانے دو کسی کی بُرائی اور عیب جوئی کرنی حرام ہے۔ ہم کو کسی کی عیب جوئی کرنے کی بجائے اپنی عیب جوئی کرنی چاہیئے۔ حدیث میں آیا ہے وہ شخص مبارک ہے جس کو اپنے عیب کا خیال لوگوں کے عیبوں کی طرف متوجہ نہ ہونے دے۔ ایک شاعر نے کہا ہے ؎

نگاہ عیب گیری سے جو دیکھا اہل عالم کو
کوئی فاسق کوئی مُلحد کوئی زندیق اکبر تھا
مگر دل احتساب نفس پر جس دم ہُوا مائل
ہُوا ثابت کہ ہر فرزند آدم ہم سے بہتر تھا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں ؎

عجب نادان ہے وہ مغرور و گمراہ
کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ
بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے
مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب میں گھر سے نکلوں اور تمہاری مجلسوں میں آؤں تو میرے سامنے ایک دوسرے کی بدگوئیاں نہ کرو کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میں گھر سے نکلکر تمہاری مجلسوں میں آؤں تو میرا سینہ تم سب کی طرف سے صاف ہو۔ (ترمذی)

یاد رکھیئے کہ جو شخص عیب جوئی کرتا پھرتا ہے اور ایک بھائی کا عیب جگہ جگہ پھیلاتا رہتا ہے کیا وہ اس طرح اپنے اُس بھائی کی اصلاح کرلیگا؟ اسطرح کبھی وہ اس کی اصلاح نہ کر سکے گا۔ بلکہ اپنے بھائی کا عیب دوسروں میں پھیلا کر جماعت میں اسکے خلاف بدظنی پیدا کریگا اور جب جماعت میں ایکدوسرے کے خلاف بدظنی پیدا ہو جائے تو اس جماعت کا رعب قائم نہیں رہ سکتا۔ جب تک اتحاد و محبت کی فضا قائم نہ ہو۔ جماعتوں کا رُعب قائم نہیں ہو سکتا۔ پس عیبوں کو پھیلایا نہ کرو اس سے اور زیادہ فساد پیدا ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے جو حضرت معاویہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اگر لوگوں کے عیبوں کی جستجو کرتے پھروگے تو بجائے لوگوں کی اصلاح کرنے کے انہیں اور زیادہ خراب کردو گے۔ (ابوداؤد)

غیبت

پھر فرمایا ولا یغتب بعضکم بعضًا الخ
یعنی ایکدوسرے کی غیبت نہ کیا کرو۔ غیبت کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ! غیبت کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے بھائی کی غیر حاضری میں ایسی بات بیان کرے جسے وہ ناپسند کرے پھر پوچھا گیا یا رسول اللہ! اگر کوئی ایسی بات بیان کی جائے جو کسی میں واقعی پائی جاتی ہو آپ نے فرمایا یہی تو غیبت ہے اگر وہ بات تیرے بھائی میں نہ پائی جاتی ہو تو وہ بہتان ہے۔

بعض لوگ جب کسی کی غیبت کرتے ہیں اور انہیں کہدیا جائے کہ یہ غیبت ہے تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں جی! میں تو یہ بات اسکے منہ پر کہنے کیلئے تیار ہوں اکثر لوگوں کی یہ عادت دیکھی گئی ہے کہ غیبت کرکے کہتے ہیں کہ میں اسکے منہ پر کرنے کے لئے تیار ہوں اور وہ سمجھتے ہیں کہ بس اب غیبت کا گناہ نہیں رہا حالانکہ یہ غیبت ہی ہے اور انہیں اس کا گناہ ہوگا۔ کیونکہ جو بات بھی کسی کی غیر حاضری میں کی جائے جسے وہ ناپسند کرے وہ بہرحال غیبت ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

غیبت سے نیکیوں کا ضیاع

غیبت اور بدگوئی سے انسان کی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کی۔ مفلس وہ ہے جسکے پاس روپیہ پیسہ اور سامان نہ ہو۔ آپ نے فرمایا سنو! میری امت میں مفلس وہ ہے جس کے پاس قیامت کے روز نماز، روزے، زکوٰۃ اور ایسے نیک اعمال کا کافی ذخیرہ ہوگا۔ لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی۔ کسی پر تہمت لگائی ہوگی۔ کسی کا مال کھایا ہوگا۔ پس اس شخص کی نیکیوں میں سے کسی مظلوم کو کچھ اور کسی مظلوم کو کچھ دیدیا جائیگا۔ اگر اسکی نیکیاں ختم ہوگئیں اور حق والوں کا ابھی حق باقی ہو تو مظلوموں اور حق والوں کے گناہ اس پر لاد دیئے جائیں گے یہاں تک کہ اسے دوزخ میں گرا دیا جائے گا۔ (مسلم)

گویا کسی کو گالی دینا یا اس پر تہمت لگانا اُن امور میں سے ہے جن سے مومن کی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔

پس بدگوئی و غیبت کے ذریعہ دراصل انسان دوسرے کو نہیں اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے اور اپنی عاقبت خراب کرتا ہے۔ اپنی نیکیاں ضائع کرتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بعض لوگوں کو جب ان کا اعمالنامہ ان کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا تو اس میں ایسے نیک اعمال بھی ہوں گے جو انہوں نے نہیں کئے ہوں گے۔ وہ حیرانی سے سوال کریں گے کہ اے اللہ! یہ نیک اعمال تو ہم نے نہیں کئے تھے۔ اللہ تعالےٰ کہے گا ہاں! مگر فلاں فلاں لوگوں نے تمہاری غیبت اور بدگوئی کی تھی یہ اُن کی نیکیاں تمہارے نامہ اعمال

بقیہ دیکھئے صفحہ ۸ پر

مجلۃ الجامعہ ربوہ
پر
اخبار "ہماری زبان" علی گڑھ کا تبصرہ

"زیر تبصرہ رسالہ جامعہ احمدیہ ربوہ کا علمی اور ادبی ترجمان ہے۔ ناشرین کا کہنا ہے کہ یہ رسالہ تیس ۳۰ سال پہلے جاری ہوا تھا لیکن درمیان میں اس کی اشاعت بند ہو گئی تھی۔ ایک طویل عرصے کے بعد اس کی اشاعت پھر شروع ہو گئی ہے۔

سارے رسالہ پر "جماعتی" رنگ غالب ہے۔ بعض ایسے مضامین جن پر مخصوص نظریات سے الگ رہ کر خالص علمی اور تحقیقی نقطۂ نظر سے بحث ہو سکتی تھی اس پرچہ میں شامل ہیں۔ "ام الالسنہ" اسی قسم کا مضمون ہے۔ یہ مضمون خاصا طویل ہے اور باوجود اس کے کہ مصنف کے، معتقدات نے اس کو خالص علمی اور تحقیقی مضمون نہیں بننے دیا ہے۔ پھر بھی یہ مضمون خاصا دلچسپ اور معلومات افزا کہا جا سکتا ہے۔

اسی سلسلے کا دوسرا مضمون "نئے عہد نامے کے سوالات کا ابتدائی تعارف" ہے۔ اس مضمون میں مصنف نے ان تمام قدیمی مسودات کا سرسری تعارف پیش کیا ہے جن سے عہد نامۂ جدید کی ترتیب تدوین میں کام لیا گیا۔ یہ مضمون کارآمد اور معلومات افزا ہے۔

زیر نظر شمارے میں ایک خالص ادبی مضمون بھی باعرہ نواز ہے جس کا عنوان ہے "اُردو غزل کی روائیت اور دلی"۔ مضمون نگار نے دکن میں غزل گوئی کے ارتقا کا جائزہ لینے کے لئے دکن میں اُردو ادب کے تین دور قائم کئے ہیں۔ بہمنی دور، بیجاپور عادل شاہی اور گولکنڈہ قطب شاہی دور اور اورنگ زیب کی فتح کے بعد اورنگ آبادی یا مغلیہ دور۔ ہر دَور کے نمائندہ غزل گو شعراء کا نمونہ کلام پیش کیا گیا ہے اور اُس دور کی غزل کی روایات اور لسانی خصوصیات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ آخر میں غزل کے ابوالآبا ولی دکنی کے غزلیہ کلام پر سیر حاصل تبصرہ کرتے ہوئے مضمون نگار نے اُردو غزل کی تاریخ میں اُن کے مقام اور اُردو غزل پر ان کے احسانات پر روشنی ڈالی ہے۔" (اخبار "ہماری زبان" مورخہ ۸ جون ۱۹۶۴ء)

سالانہ چندہ چھ روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ جامعہ احمدیہ ربوہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

۱۲/۹/۶۴ تا ۱۸/۹/۶۴

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے بیس ۲۰ روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی مع ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۵۷۱	مکرم چوہدری سلطان علی صاحب گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ۔	۲۵ روپے
۵۷۲	محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری عزیز احمد صاحب راولپنڈی	۲۰ "
۵۷۳	محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ بیگم قریشی محمد اسحاق صاحب چاٹگام مشرقی پاکستان۔	۵۰ "
۵۷۴	مکرم چوہدری محمد عبد اللہ خانصاحب سنت نگر لاہور۔	۵۰ "
۵۷۵	" چوہدری علی اکبر صاحب چک ۱۶۶ محمود آباد بہاول نگر۔	۲۵ "
۵۷۶	" آغا محمد عبد اللہ صاحب نواب شاہ سندھ۔	۴۰ "
۵۷۷	" خالد سعید احمد صاحب حفیظ ہوٹل خیرپور میرس	۲۰ "
۵۷۸	محترمہ سعیدہ خالدہ صاحبہ بھیالیہ ضلع گجرات۔	۲۰ "
۵۷۹	احباب جماعت احمدیہ لائل پور بذریعہ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب	۳۲ "
۵۸۰	" منڈی بہاؤالدین بذریعہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب	۲۶ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی مختصر روئیداد

امسال ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع لجنہ اماء اللہ کے اجتماع سے الگ تین دن کے لئے ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر کو منعقد ہوا۔ ۲۳ تاریخ کو صبح ۸ بجے سب سے پہلے کھیلیں ہوئیں جن میں مختلف جگہوں سے آئی ہوئی بچیوں نے بڑے شوق سے حصہ لیا۔ کھیلیں ۱۱ بجے تک ہوتی رہیں۔

دوسرے اجلاس کا افتتاح محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تقریر سے ہوا۔ جس میں آپ نے بچیوں کو بڑی اہم نصائح فرمائیں اور نیک کام کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد بڑے گروپ کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ عنوانات یہ تھے:۔

(۱) میں وہ پانی ہوں جو اترا آسمان سے وقت پر۔

(۲) قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے سوانح حیات

شام ساڑھے پانچ بجے پہلے دن کا دوسرا اجلاس ختم ہوا۔

۲۴ اکتوبر بروز ہفتہ اجتماع کے اجلاس کی کارروائی کا آغاز صبح ساڑھے آٹھ بجے تلاوت و نظم کے بعد ناصرات کے چھوٹے اور بڑے گروپ کا تقریری۔ تلاوتِ قرآن کریم۔ نظم اور حفظِ قرآن کا مقابلہ ہوا۔ جس میں بچیوں نے نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

رات آٹھ بجے سے دس بجے تک شوریٰ منعقد ہوئی جس میں بجٹ تیار کیا گیا اور کئی ایک تجاویز زیر غور آئیں۔

۲۵ اکتوبر بروز اتوار صبح ساڑھے آٹھ بجے اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ پہلے دینی معلومات کا امتحان ہوا۔ جس میں تمام ناصرات شریک ہوئیں۔ اس کے بعد محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بچیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اس کے بعد آپ نے الوداعی تقریر میں نہایت مؤثر انداز سے بچیوں کو احمدیت کا سچا نمونہ بننے کی تلقین کی۔ تاکہ وہ عیسائیت و دجالیت کے اسلام پر حملوں کا مقابلہ کریں۔ پھر بچیوں کو خدمتِ خلق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی کیونکہ اسلام کے پہلو دو ہی ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ آپ نے فرمایا۔ بچیوں کو دنیوی اور دینی تعلیم کے علاوہ۔ خانہ داری سلائی اور صفائی میں بھی نمونہ ہونا چاہیئے۔ آپ نے تلقین کی کہ ناصرات الاحمدیہ کو ابھی سے اخلاقِ فاضلہ کا حامل ہونا چاہیئے۔ ابھی سے اچھی عادات اپنانا چاہیئے تاکہ بڑی ہو کر وہ دین اسلام کو تمام دنیا میں پھیلا سکیں۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی اختتامی تقریر کے ساتھ ناصرات کا یہ سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

نمایاں کامیابی

میرے ایک عزیز رشید احمد صاحب اختر نے امسال ایم ایس سی کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ (خاکسار عبد الحق بوبک دفتر وقف جدید ربوہ)

دُعائے مغفرت

محمد ممتاز علی خاں صاحب بعمر تقریباً ۸۴ سال ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۴ء بوقت شام اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ بھائی صاحب بہت مخلص انسان تھے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

(محمد اسحاق علی خاں ۵/۲۲۲ ڈرگ کالونی کراچی)

درخواستہائے دُعا

● میرے فرزند عزیز چوہدری محمد امجد ورک بی۔ ایس۔ سی لیکچرار مرے کالج سیالکوٹ نے امسال ایم۔ اے (انگلش) کا امتحان پاس کیا ہے۔ اور نیز میری دختر طاہرہ ورک نے گورنمنٹ کالج سیالکوٹ سے تیسری پوزیشن حاصل کر کے بی۔ اے پارٹ اوّل کا امتحان فسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابیاں مبارک کرے۔ (سلطان علی ورک پنشنر) ● میرے شوہر ملک حمید احمد خاں صاحب آف لنڈن چند روز سے بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں۔ کھانسی نے بھی شدت اختیار کر لی ہے احباب اور درویشان قادیان ملک صاحب کی کامل صحت کیلئے دعا کریں۔ نیز میری اور میری بچی بچوں کے لئے بھی خاص دعاؤں کی ضرورت ہے۔ (خاکسار بشریٰ حمید آف لنڈن) ● مکرم منشی احمد دین صاحب ریٹائرڈ ٹیچر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کٹھیالی ضلع گجرات بعارضہ اپنڈے سائیٹس بیمار ہیں (خاکسار فضل احمد نائب ناظر تعلیم ربوہ) ● میری اہلیہ اور دو چھوٹے لڑکے بیمار ہیں۔ (محمد شفیع انکوئٹہ چھاؤنی) ● خاکسار مختلف پیچیدہ ۶۶

۶۶ - بیماریوں میں مبتلا ہے اور بہت پریشان ہے (میاں فضل الٰہی احمدی خادم مسجد احمدیہ محلہ حاجی پورہ لالہ موسیٰ) احباب ان سب کے لئے بھی دعا فرما دیں۔

ہمدرد نسواں (ڈاٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے ۱۹/-

خصوصی ہیرے
ودیگر بیش قیمت پتھر وخوشپسند جدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں
فرحت علی جیولرز۔ دی مال لاہور۔ فون نمبر ۳۶۱۲۲

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی:۔ ۶ رنومبر۔ حکومت پاکستان نے ہندوستان سے مقبوضہ کشمیر کی خاص حیثیت ختم کرنے کی کوشش کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے ہندوستان کی لوک سبھا میں ایک غیر سرکاری بل پیش کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بھارتی آئین کے آرٹیکل ۳۷۰ کو منسوخ کر کے مقبوضہ کشمیر میں سربراہ ریاست اور وزیر اعظم کے عہدے تبدیل کر دیئے جائیں پاکستان نے اپنے احتجاجی مراسلے میں ہندوستان کو خبردار کیا ہے کہ پاکستان ہندوستان کے کسی ایسے یک طرفہ فیصلے کو تسلیم نہیں کرے گا جس کا مقصد کشمیری عوام کو حق خود اختیاری سے محروم کرنا ہو۔

احتجاجی مراسلے میں ہندوستان کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر اس نے اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے خلاف کوئی قدم اٹھایا تو اس کی تمام تر ذمہ داری ہندوستان پر عاید ہو گی پاکستان کشمیری عوام کے مستقبل کے بارے میں اپنے موقف کا بار بار اعلان کر چکا ہے کہ ہندوستان کے کسی ایسے فیصلے کو کبھی قبول نہیں کرے گا۔ جس میں کشمیری عوام کو حق خود اختیاری محروم کیا جائے جو اقوام متحدہ کی قرار دادوں میں تسلیم کیا جا چکا ہے پاکستان نے احتجاجی مراسلے میں مزید لکھا ہے کہ لوک سبھا میں مذکورہ غیر سرکاری بل آزاد رکن مسٹر جے پرکاش نرائن شاستری نے پیش کیا ہے اسے حکومت ہند جسے لوک سبھا میں بھاری اکثریت حاصل ہے آسانی سے مسترد کر سکتی ہے۔

پیکنگ۔ ۶ رنومبر چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی سات ارکان کا وفد لے کر کل ماسکو روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ ۷ رنومبر کو روسی انقلاب کی ۴۷ ویں سالگرہ کی تقریب میں حصہ لیں گے۔ اور جولائی ۱۹۶۳ء کے بعد پہلی مرتبہ مسٹر چو این لائی اور روسی رہنماؤں کے درمیان پہلی اعلیٰ سطح کی ملاقات ہوگی۔ اس وقت چینی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹنگ چن ایک وفد لے کر ماسکو گئے تھے اور کوشش کی تھی کہ چین اور روس کے درمیان نظریاتی کشمکش دور ہو جائے مگر وہ ناکام رہے تھے۔

لاپاز۔ ۶ رنومبر۔ جنوبی امریکہ کے ملک بولیویا میں فوج نے حکومت کا تختہ الٹ دیا ہے بولیویا کے صدر ڈاکٹر پاز البیتورز ملک مستعفی ہو گئے ہیں اور ملک سے چلے گئے ہیں ان کی پارٹی کے کئی رہنما اور پولیس کے اعلیٰ افسر بھی فرار ہو گئے ہیں فوج کے کمانڈر انچیف جنرل الفریڈو نے ملک کا نظم و نسق سنبھال لیا ہے انہوں نے اعلان کیا ہے کہ بولیویا میں انتخابات کرائے جائیں گے۔ اور انتخابات ہونے تک میں سربراہ مملکت کی حیثیت سے کام کروں گا۔ پرسوں دارالحکومت کے قریب ایک چھاؤنی میں متعین رجمنٹ نے بغاوت کی تھی باغی دستے دارالحکومت میں گھس آئے۔ جہاں فوج کی اکثریت نے ان کا ساتھ دیا۔ صدر کے حامی دستوں سے گھمسان کی جنگ کے بعد وہ شہر پر قابض ہو گئے۔ جنگ میں فریقین کے کئی آدمی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

نیویارک۔ ۶ رنومبر۔ صدر جانسن کی کامیابی کے ساتھ ڈیموکریٹک پارٹی کو ایوان نمائندگان (کانگرس) میں نمایاں اکثریت حاصل ہو گئی ہے اس وقت تک ڈیموکریٹک پارٹی کانگرس میں ۲۸۷ نشستیں جیت چکی ہے۔ جبکہ ری پبلکن کو ۱۳۷ نشستیں ملی ہیں۔ کانگرس کی کل نشستیں ۴۳۵ ہیں۔ ابھی گیارہ نشستوں کے نتائج کا اعلان نہیں ہوا ہے ۱۹۳۶ء کے بعد پہلی مرتبہ ڈیموکریٹک پارٹی کو کانگرس میں اتنی اکثریت حاصل ہوئی ہے ۱۹۳۶ء میں روزویلٹ نے صدارتی انتخاب جیتا تھا لیکن اس وقت بھی ڈیموکریٹک پارٹی ۲۴۴ نشستیں ہی حاصل کر سکی تھی۔

جوہنسبرگ۔ ۶ رنومبر۔ واحد حکومت جسے گولڈ واٹر کی شکست پر مایوسی ہوئی جنوبی افریقہ کی ہے۔ حکمران جماعت کے اخبارات لکھ رہے تھے کہ اگر گولڈ واٹر جیت گئے تو حکومت جنوبی افریقہ کی مخالفت ختم نہیں تو کم ضرور ہو جائے گی۔ جانسن کی کامیابی پر انہوں نے لکھا ہے کہ امریکہ نسلی امتیاز کے خلاف سخت رویہ اختیار کرے گا۔

ہانگ کانگ۔ ۶ رنومبر۔ مالی کے صدر موڈیبو کیتا نے عوامی جمہوریہ چین کو ایٹم بم کا کامیاب تجربہ کرنے پر مبارکباد دی ہے۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کے مطابق کیتا حال ہی میں چین کے دورے پر آئے تھے ان کے دورہ کے اختتام پر جو مشترکہ اعلان جاری کیا گیا اس میں اس کا ذکر تھا انہوں نے کہا کہ اس طرح ایٹمی طاقت پر مغربی ملکوں کی اجارہ داری ختم ہو گئی ہے۔

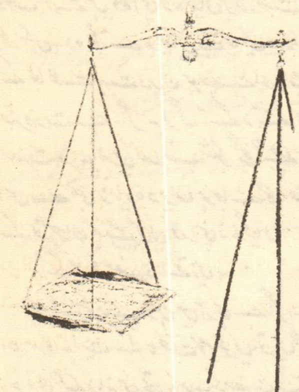

آپ کا کون سا بونڈ ۵۰،۰۰۰ روپے کے برابر ہے؟

ہو سکتا ہے یہ وہی ۵ روپے والا انعامی بونڈ ہو جو آپ آج خریدیں۔ زیادہ سے زیادہ بونڈ خرید کر اپنا انعام محفوظ کر لیجئے لہٰذا آج ہی خریدیئے تاکہ جیتنے والا آپ کے ہاتھ سے نہ نکل جائے

۵ دسمبر ۱۹۶۴ء کو ہونے والی قرعہ اندازی کیلئے خریدنے کی آخری تاریخ ۲۴ رنومبر ۱۹۶۴ء
ہر سلسلہ پر ۵۰ ہزار روپے کے ۲۰۱ انعامات

انعامی بونڈ

ڈاکخانوں یا منظور شدہ بینکوں سے خرید

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

تریاق اٹھرا (اٹھرا کی کامیاب دوا) خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۵/ روپے

آپ کے امام کو آپ کی ضرورت ہے

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ)

تحریک وقف جدید کا آغاز فرماتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین نے خدمت دین کی تڑپ رکھنے والوں کو ان الفاظ میں مخاطب فرمایا:۔

"میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ کے نقش قدم پر چلیں۔ تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں۔ وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ لوگ آگے نہ آئے اور حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ اور حضرت فریدالدین صاحب شکر گنجؒ جیسے لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہو جائے گا۔ بلکہ یہ اس سے بھی زیادہ ویران ہو جائے گا۔ جتنا کہ مکہ مکرمہ کسی زمانہ میں آبادی کے لحاظ سے ویران تھا۔ پس میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔"

آگے چل کر حضور فرماتے ہیں:۔

"ایک سکیم میرے ذہن میں آ رہی ہے اگر ایسے نوجوان تیار ہوں۔ جو اپنی زندگیاں تحریک جدید کو نہیں بلکہ میرے سامنے وقف کریں، اور میری ہدایت کے ماتحت کام کریں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ خدمت اسلام کا ایک بہت بڑا موقع اس زمانہ میں ہے جیسا کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے زمانہ میں تھا یا جیسا کہ حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ اور دوسرے صوفیاء اور اولیاء کے زمانہ میں تھا۔" (خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۹/۷/۵۷)

کیا آپ اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں وقف کے لئے اپنا نام پیش کریں گے۔

خاکسار

(مرزا طاہر احمد ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ)

رسالہ نظام بیت المال

بعض عہدیداروں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض جماعتوں میں رسالہ نظام بیت المال موجود نہیں۔ حالانکہ تمام جماعتوں کو یہ رسالہ بھجوا دیا گیا تھا چونکہ اس رسالہ کا ہر جماعت کے پاس موجود ہونا ضروری ہے تا اس میں مندرجہ قواعد و ہدایات کے مطابق چندہ کی وصولی کا کام منظم کیا جائے۔ اس لئے جن جماعتوں کو یہ رسالہ نہ ملا ہو۔ وہ نظارت ہذا میں اطلاع دے کر اب منگوا لیں۔ جن جماعتوں کو ایک سے زائد کاپیوں کی ضرورت ہو وہ بھی اطلاع دے کر مزید کاپیاں حاصل کر سکتی ہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

"تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے"

(حضرت مسیح موعودؑ)

ایک نوجوان کو بچے کا لباس نہیں پہنایا جا سکتا

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ دسمبر ۱۹۵۴ء میں فرمایا:۔

"جیسے ایک نوجوان کو پانچ چھ سال کے بچے کا لباس پہنا دیا جائے وہ لباس یا تو پھٹ جائے گا یا اگر وہ پہننے میں کامیاب بھی ہو جائے تو وہ ناف سے اوپر ہی رہے گا۔ اور یہ بے جوڑ لباس نہ تمہیں اپنوں میں عزت دے سکتا ہے اور نہ غیروں میں عزت دے سکتا ہے۔" (الفضل مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۶۴ء)

یہ حقیقت آمیز مثال حضور ایدہ اللہ نے تحریک جدید کی مالی قربانیوں کے ضمن میں بیان فرمائی تھی اسی اصول کے ماتحت اب چندہ تحریک جدید کی اقل ترین شرح کو -/۵ روپے کی بجائے -/۱۰ روپے مقرر فرما دیا گیا ہے۔ پس جو دوست پرانی شرح کا سہارا لے رہے ہیں وہ گویا ایک نوجوان کو بچے کا لباس پہنانا چاہتے ہیں۔ جو کسی عزت کا موجب نہیں ہو سکتا، اس شرح کے دونوں دفاتر ہی پابند ہوں تو مقصد حاصل ہوتا ہے۔ دفتر اوّل کے بعض دوست اپنے آپ کو نئی شرح کا مکلف نہیں سمجھتے حالانکہ حضور ایدہ اللہ نے دونوں دفاتر کو ایک دوسرے سے بڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ مذکورہ بالا خطبہ ہی میں فرمایا:۔

"پس میں دونوں دفتروں والوں سے کہتا ہوں کہ تم سب ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو۔"

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے محبوب امام کی ہر آواز پر بطریق احسن لبیک کہنے کی توفیق بخشے آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

انصار اللہ کا دسواں سالانہ مرکزی اجتماع

۱۳، ۱۴، ۱۵ نومبر ۱۹۶۲ء

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۱۳-۱۴-۱۵ نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ احباب اس میں کثرت سے شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۵ نومبر ۶۲ء کو حسب سابق ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ بھرتی ہونے والے صاحبان اپنے ہمراہ تعلیمی سرٹیفکیٹ اور سرپرست کو لیتے آویں۔ مجھ سے مل کر تفصیلات دریافت کریں

(کیپٹن محمد سعید دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

ضرورت ہے

سکول ورکشاپ کے لئے ایک ورکشاپ انسٹرکٹر اور ایک اسسٹنٹ انسٹرکٹر کی جلد ضرورت ہے ورکشاپ میں لکڑی لوہا اور بجلی کا کام سکھلانا ہوگا پسندیافتہ اصحاب فوراً درخواستیں بھجوا دیں۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

دستر ڈنیر آلی ۵۲۵۴

ضروری اعلان

کیپٹن نواب دین صاحب جو دفتر وقف جدید میں اکاؤنٹنٹ تھے اس خدمت سے فارغ کر دیئے گئے ہیں بعض دوست لاعلمی میں اکاؤنٹنٹ وقف جدید سے خط و کتابت کرتے وقت ان کا نام لکھ دیتے ہیں جس سے ڈاک ضائع ہونے کا احتمال ہے اس دوست متنبہ رہیں۔ (ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔